www.pildat.org

پاکستان میں سول ملٹری تعلقات

انتخابی منشوروں کا تقابلی جائزہ

پاکستان پیپلز پارٹی

پاکستان مسلم لیگ ن

پاکستان تحریک انصاف

پلڈاٹ
پاکستان انسٹیٹیوٹ آف
لیجسلیٹو ڈویلپمنٹ
اینڈ ٹرانسپیرینسی

www.pildat.org

پاکستان میں سول ملٹری تعلقات

انتخابی منشوروں کا تقابلی جائزہ

پاکستان پیپلز پارٹی

پاکستان مسلم لیگ ن

پاکستان تحریک انصاف

پلڈاٹ
پاکستان انسٹیٹیوٹ آف
لیجسلیٹو ڈویلپمنٹ
اینڈ ٹرانسپیرنسی

پلڈاٹ ایک ملکی، خودمختار، غیر جانبدار اور بلامنافع بنیادوں پر کام کرنے والا تحقیقی اور تربیتی ادارہ ہے جس کا مقصد پاکستان میں جمہوریت اور جمہوری اداروں کا استحکام ہے۔

پلڈاٹ، پاکستان کے ایکٹ برائے اندراجِ تنظیم 1860 کے تحت، ایک بلامنافع کام کرنے والے ادارے کے طور پر اندراج شدہ ہے۔

کاپی رائٹ پاکستان انسٹیٹیوٹ آف لیجسلیٹو ڈویلپمنٹ اینڈ ٹرانسپرنسی ۔پلڈاٹ

جملہ حقوق محفوظ ہیں

پاکستان میں طباعت کردہ

اشاعت: جنوری 2012

آئی ایس بی این :978-969-558-247-3

اس اشاعت کا کوئی بھی حصہ، پلڈاٹ کے واضح حوالے کے ساتھ، استعمال کیا جا سکتا ہے۔

ناشر

ہیڈ آفس: نمبر 7، 9th ایونیو، F-8/1 اسلام آباد، پاکستان

لاہور آفس: 45۔اے سیکٹر 20 سیکنڈ فلور فیز III کمرشل ایریا، ڈیفنس ہاؤسنگ اتھارٹی، لاہور

ٹیلیفون: 345-123-111 (51-92+) فیکس: 3078-226 (51-92+)

E-mail: info@pildt.org; Web: www.pildat.org

مندرجات

پیش لفظ
ابتدائیہ 06
2002 میں سیاسی جماعتوں کے منشور 07
میثاق جمہوریت اور سول ملٹری تعلقات 08
2008 میں سیاسی جماعتوں کے منشور 09
پیپلز پارٹی کے منشور میں کیے گئے وعدوں پر عملدر آمد کی صورتحال 10
اختتامیہ 12

جدول
جدول 1: پیپلز پارٹی کے منشور میں کیے گئے وعدوں پر عملدر آمد کی صورتحال 10

پیش لفظ

پاکستان کی پوری تاریخ میں اور آج بھی یہ سنجیدہ نوعیت کی بحث جاری ہے کہ جمہوریت کے پٹڑی سے بار بار اترنے یا ناکامی کی ذمہ داری فوج پر عائد ہوتی ہے جس نے کئی بار ملک کی کسی نہ کسی وجہ سے باگ ڈور اپنے ہاتھ میں لی یا سیاسی جماعتوں پر عائد ہوتی ہے جنہوں نے جب بھی موقع ملا جمہوری روایات یا اصولوں کی پاسداری نہیں کی اور نہ اچھی طرح انتظام چلایا۔1

سول ملٹری تعلقات میں ناہمواری نے سیاسی طبقے کو مجموعی طور پر متاثر کیا لیکن کیا پاکستان کی سیاسی جماعتوں نے فوجی مداخلتوں سے کچھ سبق سیکھا؟ منظّم سیاسی جماعتیں ملک میں جمہوری استحکام کے لیے بنیادی کردار ادا کرتی ہیں اور اگرچہ ملک میں جمہوریت کے معیار کو بہتر بنانے کے لیے سیاسی جماعتوں کی ادارہ جاتی تنظیم ضروری ہے یہ سیاسی جماعتیں آج ملک میں جمہوریت کے استحکام کے سب سے اہم معاملے پر کیا کوئی منظّم سوچ رکھتی ہیں؟

اس پیپر میں ملک کی تین اہم سیاسی جماعتوں کے انتخابی منشور کا جائزہ لیا گیا ہے ان میں پاکستان پیپلز پارٹی، پاکستان مسلم لیگ نواز اور پاکستان تحریک انصاف شامل ہیں۔ 2002 اور 2008 میں ہونے والے عام انتخابات سے قبل 2002 اور 2007 میں جاری ہونے والے منشوروں کے علاوہ مئی 2006 میں ملک کے دو سابق وزرائے اعظم پیپلز پارٹی کی چیئر پرسن محترمہ بینظیر بھٹو اور مسلم لیگ ن کے قائد محمد نواز شریف کے درمیان ہونے والے میثاق جمہوریت کا بھی جائزہ لیا گیا۔

مسلسل دو انتخابات کے لیے جاری ہونے والے منشوروں کا جائزہ لینے کا مقصد پاکستان میں سول ملٹری تعلقات کی ناہمواری پر سیاسی جماعتوں کی بصیرت میں بہتری یا کمی کا جائزہ لینا ہے۔

اظہار تشکر

یہ پیپر پلڈاٹ کے پراجیکٹ ڈائیلاگ آن سول ملٹری ریلیشنز کے تحت برٹش ہائی کمیشن اسلام آباد کے تعاون سے تیار کیا گیا۔

اعلان لاتعلقی

پلڈاٹ اور اس کی ٹیم نے اس پیپر کے مندرجات میں درستگی کی ہر ممکن کوشش کی تاہم کسی قسم کی غلطی دانستہ تصور نہ کی جائے۔

اسلام آباد

نومبر 2011

1. **Parliamentary Oversight of Defence in Pakistan**, A PILDAT Background Paper, October 2010. Authored by **Mr. Sartaj Aziz**.
http://www.pildat.org/Publications/publication/CMR/PILDATBPParliamentaryOversightofDefenceinPakistanSeptember2010.pdf

ابتدائیہ

چار فوجی مداخلتوں کی بدولت ملکی تاریخ کی تقریبا آدھی مدت فوجی حکومتیں ملک چلاتی رہیں۔ حالیہ فوجی حکومت جنرل مشرف کی تھی جو 1999 سے 2008 تک رہی اگرچہ جمہوریت 2002 میں کسی حد تک بحال ہوگئی لیکن اس میں حاضر سروس جنرل ملک کے طاقتور ترین صدر کے عہدے پر فائز تھے۔ جمہوریت 2008 میں اس وقت بحال ہوئی جب صدر جنرل پرویز مشرف نے چیف آف آرمی سٹاف کا اضافی عہدہ چھوڑا جو ان کی حقیقی طاقت تھا۔ فوج بیرکوں میں واپس چلی گئی لیکن پھر بھی فوج ایک مضبوط سیاسی کھلاڑی رہی جو سیاسی و سماجی تبدیلی کی سمت متعین کرنے کی صلاحیت رکھتی ہے۔

ہر فوجی حکومت کے بعد جمہوریت کی واپسی کے باوجود ایسا لگتا ہے کہ پاکستان کا نظام حکومت مسلسل تبدیلی کے عمل سے گزر رہا ہے اس نظام کو سول ملٹری تعلقات کے اعتبار سے دوغلا کہا جا سکتا ہے۔

جن ممالک نے فوجی حکومتوں کے بعد جمہوریت کی بحالی کی سمت کامیاب سفر کیا ان میں سیاسی جماعتوں کی پختگی اور ان کی ادارہ جاتی تنظیم نے اہم کردار ادا کیا۔ پاکستان کی سیاسی جماعتیں عمومی طور پر کمزور رہیں اور ان میں ادارہ جاتی ڈھانچے کی کمی رہی۔ منظّم سیاسی جماعتیں ملک میں جمہوری استحکام کے لیے بنیادی کردار ادا کرتی ہیں لیکن بہت لوگوں کا ماننا ہے کہ پختگی اور ادارہ جاتی تنظیم خلا میں ممکن نہیں۔ سول ملٹری تعلقات میں ناہمواری پوری سیاسی طبقے کو متاثر کرتی ہے اور ملک میں جمہوریت کے معیار میں بہتری کے لیے سیاسی جماعتوں کے اندر ادارہ جاتی تنظیم سازی ضروری ہے۔ اس تناظر میں یہ جاننا ضروری ہے کہ یہ سیاسی جماعتیں آج ملک میں جمہوریت کے استحکام کے سب سے اہم معاملے پر کیا کوئی منظّم سوچ رکھتی ہیں؟

یہ بھی قابل ذکر ہے کہ پاکستان کے موجودہ سیاسی نظام میں سیاسی جماعتیں اور ان کی قیادت بہت نفوذ رکھتی ہیں۔ اگرچہ سیاسی جماعتیں افراد کے بل بوتے پر چلتی ہیں یہ سیاسی جماعتوں کی قیادت ہے جو پالیسیاں بناتی ہیں اس لیے پالیسی میں تبدیلی کے لیے کوئی بھی اقدام اس وقت تک موثر نہیں ہو سکتا جب تک کہ یہ جماعت کی قیادت کی جانب سے شروع نہ کیا جائے یا ان کی منظوری نہ ہو۔

اس پیپر میں ملک کی تین اہم سیاسی جماعتوں کے انتخابی منشور کا جائزہ لیا گیا ہے ان میں پاکستان پیپلز پارٹی، پاکستان مسلم لیگ نواز اور پاکستان تحریک انصاف شامل ہیں۔ 2002 اور 2008 میں ہونے والے عام انتخابات سے قبل 2002 اور 2007 میں جاری ہونے والے منشوروں کے علاوہ مئی 2006 میں ملک کے دو سابق وزرائے اعظم پیپلز پارٹی کی چیئرپرسن محترمہ بینظیر بھٹو اور مسلم لیگ ن کے قائد محمد نواز شریف کے درمیان ہونے والے میثاق جمہوریت کا بھی جائزہ لیا گیا۔

کیا سیاسی جماعتوں کے پاس فوج کو آئین پاکستان کے مطابق سویلین جمہوری ضابطے کے تحت لانے کے ہدف کے حصول کے لیے کوئی مضبوط منصوبہ بندی موجود ہے؟ منشور میں کیے گئے وعدے کس حد تک مخصوص اور درست ہیں؟ اس پیپر میں تین اہم سیاسی جماعتوں کے منشور میں 2002 سے اب تک سول ملٹری تعلقات کے تناظر میں ہونے والی پیش رفت کا جائزہ لیا گیا ہے۔

مسلسل دو انتخابات کے لیے جاری ہونے والے منشوروں کا جائزہ لینے کا مقصد پاکستان میں سول ملٹری تعلقات کی ناہمواری پر سیاسی جماعتوں کی بصیرت میں بہتری یا کمی کا جائزہ لینا ہے

2002 میں سیاسی جماعتوں کے منشور

سیاسی جماعتیں انتخابی منشور کی شکل میں اپنے طے شدہ ایجنڈے یا پروگرام کی بنا پر عوام سے حکومت کرنے کا اختیار طلب کرتی ہیں۔ ہر سیاسی جماعت کا اپنا نظریہ ہوتا ہے اور وہ مخصوص پالیسی پیش کرتی ہیں۔ انتخابی منشور میں سیاسی جماعتیں ہر انتخاب کے موقع پر اہم امور کا احاطہ کرتی ہیں۔ اس طرح پارٹی منشور وسیع مقاصد، خیالات اور پالیسیوں پر محیط ہوتے ہیں جو سیاسی جماعتیں انتخابات کے دوران کامیابی کی صورت میں عمل کرنے کا وعدہ کرتی ہیں۔

2002 میں پاکستان میں جنرل پرویز مشرف کی فوجی حکومت تھی اس لیے اس وقت اہم مسئلہ یہ تھا کہ کیسے سویلین حکومت بحال ہو اور فوج واپس بیرکوں میں جائے۔

پاکستان پیپلز پارٹی پارلیمنٹیرین

اگرچہ پاکستان پیپلز پارٹی پارلیمنٹیرین کے منشور میں سول ملٹری تعلقات یا ناہمواری کا خصوصی طور پر ذکر نہیں اس نے 2002 کے انتخابی منشور میں مندرجہ ذیل پالیسی اہداف بیان کیے ہیں۔

i۔ ایک ٹروتھ اینڈ ری کنسیلیشن کمیشن (Truth and Reconciliation Commission) بنایا جائے گا تاکہ سیاسی ناانصافیوں کا شکار ہونے والوں کی کھوج لگائی جاسکے جنہیں ریاستی مدد سے انصاف کے حصول سے روکا گیا تاکہ عوامی نمائندوں پر اعتبار کے خاتمے کے ناپاک عزائم کو روکا جاسکے اور معاشرے میں جمہوری حکومت کو دوام بخشا جاسکے۔

ii۔ پی پی پی پارلیمنٹیرین بغیر آڈٹ کے رقم خرچ کرنے اور دفاعی بجٹ کے ضیاع اور اسراف کی مخالفت کرتی ہے۔ دفاعی اکاؤنٹس کے معائنے کے لیے پارلیمانی کمیٹی قائم کی جائے گی جو اپنی رپورٹ کابینہ کمیٹی برائے دفاع کو بھی پیش کرے گی۔

iii۔ دفاعی خریداری کو زیادہ شفاف بنایا جائے گا اور مسلح افواج کو مزید پیشہ ورانہ بنانے کے لیے دفاعی بجٹ کو منظم کیا جائے گا تاکہ وہ پاکستان کی سرحدوں اور سالمیت کی حفاظت کی بنیادی ذمہ داری کو ادا کرسکے۔

iv۔ دفاعی انسٹیٹیوٹس میں جمہوریت، جمہوری اداروں اور منتخب نمائندوں کی فوج میں زیادہ عزت کے لیے تعلیمی نصاب پر نظر ثانی کی جائے گی۔[2]

پاکستان مسلم لیگ نواز

پاکستان مسلم لیگ نواز کے منشور میں سول ملٹری تعلقات پر واضح اور تفصیلی موقف موجود ہے۔ مسلم لیگ نواز کے 2002 کے منشور کے اہم نکات درج ذیل ہیں۔

i۔ دفاعی کمیٹی کی تشکیل نو کر کے اسے کابینہ کمیٹی برائے دفاع وسلامتی میں تبدیل کیا جائے گا۔

ii۔ بعض مخصوص اجزاء کے علاوہ دفاعی بجٹ پارلیمنٹ میں بحث کے لیے پیش کیا جائے گا۔

iii۔ فوج کی بطور پیشہ وارانہ اور غیر سیاسی ادارے کے عزت بحال کی جائے گی۔

iv۔ مستقبل میں فوجی قبضے کو روکنے کے لیے ضروری آئینی ترمیم کی جائے گی۔

v۔ فوجی قوانین میں ترمیم کر کے غیر قانونی احکام کی پیروی کو اسی طرح جرم بنایا جائے گا جیسا کہ قانونی احکام کی نافرمانی ہے۔

vi۔ اعلیٰ دفاعی تنظیم کی اثر پزیری پر نظر ثانی کی جائے گی اور دفاعی پیداوار کی صلاحیت کو مزید پیشہ ورانہ اور کمرشل بنایا جائے گا۔

vii۔ صدر فوجی سربراہان کی تعیناتی وزیراعظم کی مشاورت سے کریں گے۔

viii۔ فوج کے انٹیلیجنس اداروں کو سلامتی اور انسداد دہشت گردی کی کاروائیوں تک محدود رکھا جائے گا۔

ix۔ فوج میں اعلیٰ پیشہ ورانہ معیار کو برقرار رکھا جائے گا۔[3]

پاکستان تحریک انصاف

پاکستان تحریک انصاف نے مسلم لیگ ق اور کئی دیگر سیاسی جماعتوں کی طرح 2002 کے انتخابی منشور میں حکومتی امور میں فوج کے کردار کے معاملے کا ذکر نہیں کیا۔

2. Pakistan Peoples Party Manifesto, June 2002: http://www.ppp.org.pk/manifestos/2002.html
3. Election 2002: A Comparative Study of Election Manifestoes of Major Political Parties: A PILDAT Paper October 2002: http://www.pildat.org/Publications/publication/manifestoes/whatdopoliticalpartiespromise-comparisionofpoliticalpartiesmenifesotes2002.pdf

سول ملٹری تعلقات پر میثاق جمہوریت

میثاق جمہوریت کو دو سابق وزرائے اعظم بینظیر بھٹو اور نواز شریف کے درمیان تاریخی معاہدہ قرار دیا گیا ہے۔ یہ پہلی دفعہ تھا کہ دو بڑی حریف سیاسی جماعتیں مستقبل کے لائحہ عمل پر متفق ہوئیں۔ میثاق کی سب سے بڑی کامیابی یہ تھی کہ دونوں رہنماوں نے آئندہ اقتدار میں آنے کے لیے فوج کی مدد نہ لینے کا عہد کیا۔ دستاویز میں 1999 میں جنرل مشرف کے اقتدار پر قبضے کے بعد سے قائم فوجی حکومت کے خاتمے اور سویلین جمہوری حکومت کے قیام کے اقدام تجویز کیے گیے۔ میثاق میں دونوں جماعتوں نے آمریت کے خلاف جدوجہد اور راقتدار میں آنے کے بعد مسلم لیگ ن کی حکومت کو ہٹانے کے بعد آئین میں کی گئی خرابیوں کے خاتمے پر اتفاق کیا۔ اہم نکات درج ذیل ہیں:

- i۔ قومی سلامتی کونسل کو ختم کیا جائے۔ کابینہ کمیٹی برائے دفاع کی سربراہی وزیراعظم کریں گے اور اس کا مستقل سیکریٹریٹ ہوگا۔ وزیراعظم قومی سلامتی مشیر تعینات کر سکتے ہیں تاکہ وہ انٹیلیجنس رپورٹس وزیراعظم تک پہنچا سکے۔
- ii۔ دو دہائی قبل قائم کیے گئے دفاع اور سلامتی کے ڈھانچے کے موثر ہونے پر نظرثانی کی جائے گی۔
- iii۔ جوائنٹ سروسز کمانڈ سٹرکچر کو مضبوط اور مزید موثر بنایا جائے گا جس کے سربراہ قانون کے مطابق باری باری تینوں افواج سے ہوں گے۔
- iv۔ تشدد، جیل، ریاستی جبر، مخصوص قانون سازی اور سیاسی احتساب کا نشانہ بننے والوں کے لیے ٹروتھ اینڈ ری کنسیلیشن کمیشن (Truth and Reconciliation Commission) بنایا جائے گا۔ کمیشن 1996 کے بعد سے فوج کی جانب سے سویلین حکومتوں کو ہٹانے کے عوامل کا جائزہ لے گا اور رپورٹ پیش کرے گا۔
- v۔ کمیشن کارگل جیسے واقعات کی تحقیقات کرے گا اس کے ذمہ داروں کا تعین کرے گا اور اپنی سفارشات پیش کرے گا۔
- vi۔ جوہری اثاثوں کے لیے دفاعی کابینہ کمیٹی کے تحت موثر کمانڈ اینڈ کنٹرول سسٹم تشکیل دیا جائے گا تاکہ کسی قسم کے پھیلاو یا چوری کے امکان کو روکا جا سکے۔
- vii۔ کسی فوجی یا فوج کے تحت بننے والی حکومت میں شامل نہیں ہوں گے اور کوئی جماعت اقتدار میں آنے یا کسی جمہوری حکومت کے خاتمے کے لیے فوج کی مدد طلب نہیں کرے گی۔
- viii۔ فوج اور عدلیہ کے تمام افسران کو اراکین پارلیمنٹ کی طرح آمدنی کے سالانہ گوشوارے جمع کرانے ہوں گے تاکہ انہیں عوام کے سامنے جوابدہ بنایا جا سکے۔
- ix۔ آئی ایس آئی، ایم آئی اور دیگر سیکورٹی ایجنسیوں کو بالترتیب وزیراعظم سیکریٹریٹ، وزارت دفاع اور کابینہ ڈویژن کے ذریعے منتخب حکومت کے سامنے جوابدہ بنایا جائے گا۔ ان کے بجٹ متعلقہ وزارتوں کی سفارشات پر کابینہ کمیٹی برائے دفاع منظور کرے گی۔ تمام انٹیلی جنس اداروں کے سیاسی ونگ ختم کر دیئے جائیں گے۔
- x۔ ایک کمیٹی بنائی جائے گی جو ملکی دفاع و سلامتی کی بہتری کے لیے مسلح افواج اور خفیہ اداروں میں وسائل کے ضیاع کو روکنے کے لیے سفارشات مرتب کرے گی۔ ان اداروں میں سینئر افسران کی تعیناتی حکومت متعلقہ وزارتوں کے ذریعے کرے گی۔
- xi۔ آئین میں فوجی حکومتوں کے ادوار میں کی گئی ترامیم پر نظرثانی کی جائے گی۔
- xii۔ دفاعی بجٹ بحث اور منظوری کے لیے پارلیمنٹ کے سامنے پیش کیا جائے گا۔
- xiii۔ فوج میں زمینوں کی الاٹمنٹ اور کنٹونمنٹس کو وزارت دفاع کے تحت کیا جائے گا۔ زمین کی الاٹمنٹ کے ایسے تمام قوانین اور پالیسیوں کے درست ہونے کا جائزہ لینے کے لیے کمیشن قائم کیا جائے گا اور 12 اکتوبر 1999 کے بعد فوج کو شہری اور زرعی سرکاری زمینوں کی الاٹمنٹ کے کیسوں کا جائزہ لیا جائے گا اور منافع خوری، بدعنوانی اور اقربا پروری میں ملوث ہونے والوں کو ذمہ دار ٹھہرایا جائے گا۔

2008 میں سیاسی جماعتوں کے منشور

میثاق جمہوریت پر دستخط کرنے کے بعد، پاکستان پیپلز پارٹی اور پاکستان مسلم لیگ (ن) دونوں نے 2007 کے انتخابی منشور میں میثاق جمہوریت میں کیے گئے وعدے کے مطابق پاکستان میں سول ملٹری تعلقات میں ناہمواری کو دور کرنے کا عزم ظاہر کیا۔ چونکہ پاکستان تحریک انصاف نے 2008 کے انتخابات میں حصہ نہیں لیا اس لیے اس نے انتخابات کے لیے اپنا منشور جاری نہیں کیا۔

پاکستان پیپلز پارٹی پارلیمنٹرین

2007 کے انتخابی منشور میں پاکستان پیپلز پارٹی پارلیمنٹرین نے زیادہ تر میثاق جمہوریت کو ہی پیش کیا اور اسے پاکستان میں انسانی حقوق اور آزادی کا منشور قرار دیا۔ پیپلز پارٹی نے وعدہ کیا کہ "وہ میثاق جمہوریت پر عملدرآمد کے لیے پرعزم ہے جو پاکستان میں انسانی حقوق اور آزادی کا منشور ہے"۔[4] پیپلز پارٹی کے منشور میں جو میثاق جمہوریت کے جو اہم نکات بیان کیے گئے وہ درج ذیل ہیں۔[5]

i۔ میثاق پر دستخط کرنے والے کسی فوجی حکومت یا فوج کی جانب سے قائم کردہ حکومت میں شامل نہیں ہوں گے۔
ii۔ تینوں مسلح افواج کے سربراہان کی تعیناتی وزیراعظم کریں گے۔
iii۔ قومی سلامتی کونسل کو ختم کرکے وزیراعظم کی سربراہی میں کابینہ کمیٹی برائے دفاع سے تبدیل کیا جائے گا۔
iv۔ نیوکلیئر کمانڈ اینڈ کنٹرول کو کابینہ کمیٹی برائے دفاع کے ماتحت کیا جائے گا۔
v۔ فوج اور عدلیہ کے تمام افسران کو اپنی دولت اور آمدن کے سالانہ گوشوارے جمع کرانے ہوں گے۔
vi۔ آئی ایس آئی اور ایم آئی سمیت تمام خفیہ اداروں کو منتخب وزیراعظم کے سامنے جوابدہ بنایا جائے گا۔
vii۔ فوجی ادوار میں دیئے گئے استثنا پر نظرثانی کی جائے گی۔
viii۔ دفاعی بجٹ کو بحث اور منظوری کے لیے پارلیمنٹ کے سامنے پیش کیا جائے گا۔
ix۔ فوجی زمینوں اور کنٹونمنٹ کو وزارت دفاع کے ماتحت کیا جائے گا۔

پاکستان مسلم لیگ نواز

پاکستان مسلم لیگ نواز کا 2008 کے انتخابی منشور میں سول ملٹری تعلقات پر کم وبیش وہی موقف تھا جو اس کا 2002 میں تھا۔ مسلم لیگ ن کی جانب سے کیے گئے وعدوں کے اہم نکات درج ذیل ہیں۔

i۔ اس بات کو یقینی بنایا جائے گا کہ مسلح افواج صرف آئین میں تفویض کردہ فرائض انجام دیں۔
ii۔ قومی سلامتی کونسل کو ختم کر دیا جائے گا۔ دفاع کمیٹی کی تشکیل نو کر کے اسے کابینہ کمیٹی برائے دفاع وسلامتی میں تبدیل کیا جائے گا جس کی سربراہی وزیراعظم کریں گے۔ نئی کمیٹی کا وزیراعظم کے مشیر برائے قومی سلامتی کے تحت مستقل سیکریٹریٹ ہوگا۔
iii۔ جوائنٹ سروسز کمانڈ سٹرکچر کو مضبوط اور مزید موثر بنائے جائے گا۔
iv۔ فوج کی بطور پیشہ وارانہ اور غیر سیاسی ادارے کے عزت بحال کی جائے گی۔ فوج میں اعلیٰ پیشہ ورانہ معیار کو برقرار رکھا جائے گا۔
v۔ مسلح فوج کی پنشن اور دیگر سہولیات کو بہتر بنایا جائے گا اور معذور فوجیوں اور ان کے خاندان کی فلاح و بہبود کے لیے خصوصی پروگرام شروع کیا جائے گا۔
vi۔ دفاعی بجٹ کی منظوری قومی اسمبلی دے گی۔

پاکستان تحریک انصاف

پاکستان تحریک انصاف نے اپنے منشور[6] میں نہ تو پاکستان میں سول ملٹری تعلقات کی ناہمواری کو ذکر کیا نہ ہی ملک میں سول ملٹری مساوات میں بہتری کا وعدہ کیا۔ پی ٹی آئی کے منشور میں معاشی پالیسی اور قومی سلامتی کے موضوعات میں مندرجہ ذیل وعدے کیے گئے۔

i۔ دفاعی اخراجات میں کمی کی جائے گی اور دفاع بجٹ کا جائزہ پارلیمانی سیکورٹی کمیٹی لے گی۔
ii۔ ایٹمی صلاحیت کے حصول کے بعد حاصل ہونے والی طاقت کو مدنظر رکھتے ہوئے مسلح افواج کا حجم کم کیا جائیگا۔
iii۔ فوج کو جدید تقاضوں سے ہم آہنگ کرنے کے ساتھ بحری اور فضائی افواج کو مضبوط بنانے کے لیے اقدامات کیے جائیں گے۔
iv۔ ریٹائرڈ فوجیوں کی فلاح و بہبود پر خصوصی توجہ دی جائے گی۔

4. Towards Peace and Prosperity in Pakistan, Manifesto 2008, the PPPP Manifesto: http://www.ppp.org.pk/manifestos/2008.pdf
5. Election 2008: A Comprehensive Analysis of Election 2008 Manifestoes of Major Political Parties, A PILDAT Paper, December 2007: http://www.pildat.org/Publications/publication/elections/Elecation2008.pdf
6. Pakistan Tehreek-e-Insaf Manifesto: http://www.insaf.pk/docs/PTImanifesto.pdf

پی پی پی کے انتخابی وعدوں پرعملدرآمد کی حیثیت

دونوں پیپلز پارٹی اور مسلم لیگ ن نے 2008 کے عام انتخابات کے بعد سے اب تک اپنے انتخابی منشوروں میں تبدیلی نہیں کی ۔ تاہم 2008 سے اقتدار میں موجود پیپلز پارٹی نے 2007 کے انتخابی منشور میں کیے گئے وعدوں پر کچھ پیش رفت کی ہے۔ درج ذیل پیپلز پارٹی حکومت کے 2008 کے بعد پاکستان میں سول ملٹری تعلقات کے حوالے سے کیے گئے وعدوں پرعملدرآمد کا جائزہ لیا گیا ہے۔

جدول 1: پی پی پی کے انتخابی وعدوں پرعملدرآمد کی حیثیت

نمبر	2008 منشور میں کیے گئے وعدے	ایکشن لیا گیا	موجودہ حیثیت
1.	میثاق پر دستخط کرنے والے کسی فوجی حکومت یا فوج کی جانب سے قائم کردہ حکومت میں شامل نہیں ہوں گے۔		
2.	تینوں مسلح افواج کے سربراہان کی تعیناتی وزیراعظم کریں گے۔	ہاں	اٹھارویں ترمیم کے تحت (اپریل 2010) صدر وزیراعظم کی سفارش پر مسلح افواج کے سربراہان تعینات کرتا ہے۔
3.	قومی سلامتی کونسل کو ختم کر کے وزیراعظم کی سربراہی میں کابینہ کمیٹی برائے دفاع سے تبدیل کیا جائے گا۔	ہاں، کسی حد تک	قومی سلامتی کونسل تشکیل نہیں دی گئی اگرچہ قانون ابھی موجود ہے۔ کابینہ کمیٹی برائے دفاع وزیراعظم کی زیرصدارت قائم ہے اگرچہ میثاق جمہوریت میں کیے گئے وعدے کے باوجود اس کا مستقل سیکریٹریٹ نہیں ہے۔
4.	نیوکلیئر کمانڈ اینڈ کنٹرول کو کابینہ کمیٹی برائے دفاع کے ماتحت کیا جائے گا۔	نہیں	نیوکلیر کمانڈ اینڈ کنٹرول اتھارٹی چیف ایگزیکٹو یعنی وزیراعظم کے ماتحت ہے۔
5.	فوج اور عدلیہ کے تمام افسران کو اپنی دولت اور آمدن کے سالانہ گوشوارے جمع کرانے ہوں گے۔	نہیں	ایسا کوئی قانون پارلیمنٹ میں نہ تو پاس کیا گیا نہ ہی پیش کیا گیا جس کے تحت فوج اور عدلیہ کے افسران پر سالانہ گوشوارے جمع کرانا لازم ہوتا جو عوام کو دستیاب ہوتے ۔ نہ صرف پیپلز پارٹی نے جو کہ موجودہ اتحادی حکومت کو چلا رہی ہے اس ضمن میں قانون سازی کی بلکہ مسلم لیگ ن نے بھی پرائیویٹ ممبر بل کے ذریعے ایسا کوئی قدم نہیں اٹھایا۔
6.	آئی ایس آئی اور ایم آئی سمیت تمام خفیہ اداروں کو منتخب وزیراعظم کے سامنے جوابدہ بنایا جائے گا۔	نہیں	آئی ایس آئی پہلے ہی وزیراعظم کو جوابدہ ہے۔[7] تاہم ایم آئی آرمی چیف کو ہی جوابدہ ہے۔
7.	فوجی ادوار میں دیئے گئے استثنا پر نظر ثانی کی جائے گی۔	نہیں	پارلیمنٹ نے جنرل مشرف کے 3 نومبر 2007 کے اقدام کی توثیق نہیں کی۔
8.	دفاعی بجٹ کو بحث اور منظوری کے لیے پارلیمنٹ کے سامنے پیش کیا جائے گا۔	نہیں	اپنے وعدے کے مطابق پیپلز پارٹی حکومت نے 2008 سے دفاعی بجٹ کی زیادہ تفصیلات قومی اسمبلی میں پیش کرنا شروع کردی ہیں۔
9.	فوجی زمینوں اور کنٹونمنٹ کو وزارت دفاع کے ماتحت کیا جائے گا۔	نہیں	حقیقی پوزیشن یہی ہے کہ فوجی زمینیں اور کنٹونمنٹ پہلے سے ہی وزارت دفاع کے تحت ہیں

7. The ISI already reports to the Chief Executive, i.e., the Prime Minister of Pakistan. In July 2008, the Peoples Party Government issued a notification to place ISI under the administrative, financial and operational control of the Interior Division. However, the Government put the order on hold almost immediately saying further deliberations are needed on “coordinating intelligence efforts.”

اختتامیہ

پاکستان کے شہریوں نے فوج کے سیاست اور پالیسی سازی کے اہم امور میں کردار پر کھل کر سوال اٹھانے شروع کر دیئے ہیں۔ درحقیقت فوج کے سیاسی کردار اور اس کی تواتر سے مداخلتوں کو پاکستان میں مستحکم جمہوریت بننے کے سفر میں سب سے بڑی رکاوٹ سمجھا جاتا ہے۔

ان ممالک کے تناظر میں جنھوں نے فوجی حکومتوں کے بعد جمہوریت کی طرف کامیاب سفر کیا یہ بات با آسانی کہی جاسکتی ہے کہ پاکستان میں فوج کا سیاسی کردار اور اثرات اس وقت تک موثر طور پر کم نہیں کیے جاسکتے جب تک پاکستان کی سیاسی جماعتیں اپنے ایجنڈا میں اس کو سب سے زیادہ اہمیت نہیں دیتیں۔ اگرچہ مسلم لیگ ن اور پیپلز پارٹی کے درمیان میثاق جمہوریت پر دستخط اس ضمن میں سنگ میل قرار دیا جاتا ہے اس پیپر میں ان اقدامات کا ذکر کیا گیا جواب تک میثاق جمہوریت پر عملدرآمد کے لیے اٹھائے گئے۔ یہ بات بھی قابل ذکر ہے کہ میثاق جمہوریت محض آغاز فراہم کرتا ہے۔

پاکستان کی سیاسی جماعتوں نے فوجی حکومتوں میں سب سے زیادہ مشکلات برداشت کیں اسی وجہ سے کمزور رہ گئیں۔ جماعتیں اور قیادت کو تختہ دار پر لٹکایا گیا، جلاوطنی برداشت کرنی پڑی اور جیل کی صعوبتیں اٹھانی پڑیں۔فوج کو اپنے پیشہ وارانہ امور تک محدود رکھنے کے لیے عزم وہمت اور حیلہ سازی درکار ہے۔ پاکستان میں سول ملٹری مساوات کے معاملے میں پینڈولم ادھر سے ادھر ہوتا رہتا ہے۔

تینوں سیاسی جماعتوں کے منشور کا جائزہ لینے سے اندازہ ہوتا ہے کہ اگرچہ گہری سوجھ بوجھ موجود ہے لیکن عوامی وعدوں میں نہ تو اس مسئلہ پر آئینی اور قانونی پوزیشن کا صحیح ادراک ہے نہ ہی اس پر کوئی تحقیق کی گئی اور اقدامات تجویز کیے گئے جس سے ملک میں پائیدار جمہوریت کا خواب پورا کرنے میں مدد مل سکے۔

کسی بھی پیشہ وارانہ ادارے کی طرح سیاسی جماعتوں کو بھی اس مسئلے پر مفکرانہ اور پختہ سوچ کا مظاہرہ کرنا ہوگا۔ جماعتوں کو فوجی حکومتوں سے جمہوریت کی طرف سفر کرنے والے ممالک کی مثالوں کو بغور جائزہ لینا ہوگا۔ جماعتوں کے اندر تھنک ٹینک یا خصوصی تحقیقی شعبے قائم کرنا ہوں گے جو عالمی و علاقائی مثالوں کا جائزہ لے کر پارٹی کی قیادت کو پالیسی سازی کے لیے اپنی تجاویز پیش کر سکے۔ سول ملٹری تعلقات کی ناہمواری کے خاتمے کے لیے ماڈل منشور تیار کرنے اور ان پر عملدرآمد کرنا ہوگا۔ سیاسی جماعتوں کے ہاتھ لازمی طور پر عوام کی نبض پر ہوتے ہیں یا ہونے چاہیں۔ صرف پختہ، عوامی جذبات کو مدنظر رکھ کر اور صحیح تحقیق کے بعد طے کیے گئے طریقہ کار سے ہی پاکستان سول ملٹری تعلقات میں آئینی مساوات حاصل کر سکتا ہے۔

پاکستان انسٹیٹیوٹ آف
لیجسلیٹو ڈویلپمینٹ
اینڈ ٹرانسپیرینسی

ہیڈ آفس: نمبر 7، 9th ایونیو، F-8/1 اسلام آباد، پاکستان

لاہور آفس: 45-اے سیکٹر 20 سیکنڈ فلور فیز III کمرشل ایریا، ڈیفنس ہاؤسنگ اتھارٹی، لاہور

ٹیلیفون: 111-123-345 (51-92+) فیکس: 226-3078 (51-92+)

E-mail: info@pildt.org; Web: www.pildat.org